بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۷/۲۲ | ۱۱ رجب ۱۳۸۸ھ ۴ اخاء ۱۳۴۷ش ۴ اکتوبر ۶۸ء | نمبر ۲۲۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پہلا فرض انسان کا یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان باللہ کو درست کرے اور اپنے اعمال سے ثابت کر دے

کوئی فعل اُس سے ایسا سرزد نہ ہو جو اللہ تعالےٰ کی شان اور اس کے احکام کے خلاف ہو

"خدا تعالےٰ پر ایمان دو قسم کا ہے۔ ایک وہ ایمان ہے جو صرف زبان تک محدود ہے اور اس کا اثر افعال اور اعمال پر کچھ نہیں۔ دوسری قسم ایمان باللہ کی یہ ہے کہ عملی شہادتیں اس کے ساتھ ہوں پس جب تک یہ دوسری قسم کا ایمان پیدا نہ ہو میں نہیں کہہ سکتا کہ ایک آدمی خدا کو مانتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک شخص اللہ تعالےٰ کو مانتا بھی ہو اور پھر گناہ بھی کرتا ہو۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ پہلی قسم کے ماننے والوں کا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں۔ مگر یہ دیکھتا ہوں کہ اس اقرار کے ساتھ ہی وہ دنیا کی نجاستوں میں مبتلا اور گناہ کی کدورتوں سے آلودہ ہیں پھر وہ کیا بات ہے کہ وہ خاصہ جو ایمان باللہ کا ہے اس کو حاضر و ناظر مان کر پیدا نہیں ہوتا۔ دیکھو انسان ایک ادنےٰ درجہ کے چوہڑے چمار کو حاضر و ناظر دیکھ کر اس کی چیز نہیں اٹھاتا۔ پھر ان خدا کی مخالفت اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں دلیری اور جرات کیوں کرتا ہے جس کی بابت کہتا ہے مجھے اس کا اقرار ہے۔ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ دنیا کے اکثر لوگ ہیں جو اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں کوئی پرمیشر کہتا ہے۔ کوئی گاڈ کہتا ہے کوئی اور نام رکھتا ہے۔ مگر جب عملی پہلو سے ان کے اس ایمان اور اقرار کا امتحان لیا جاوے۔ اور دیکھا جاوے تو کہنا پڑے گا کہ وہ نرا دعوےٰ ہے جس کے ساتھ عملی شہادت کوئی نہیں۔

انسان کی فطرت میں یہ امر واقعہ ہے کہ وہ جس چیز پر یقین لاتا ہے۔ اس کے نقصان سے بچتا اور اس کے منافع کو لینا چاہتا ہے۔ دیکھو سنکھیا ایک زہر ہے اور انسان جبکہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ اس کی ایک رتی بھی ہلاک کرنے کو کافی ہے تو کبھی وہ اس کو کھانے کے لئے دلیری نہیں کرتا اس لئے کہ وہ جانتا ہے۔ اس کا کھانا ہلاک ہونا ہے۔ پھر کیوں وہ خدا تعالےٰ کو مان کر ان نتائج کو پیدا نہیں کرتا جو ایمان باللہ کے ہیں۔ اگر سنکھیا کے برابر بھی اللہ تعالےٰ پر ایمان ہو تو اس کے جذبات اور جوشوں پر موت وارد ہو جائے۔ مگر نہیں یہ کہنا پڑے گا کہ نرا قول ہی قول ہے ایمان کو یقین کا رنگ نہیں دیا گیا ہے۔ یہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے اور دھوکا کھاتا ہے جو کہتا ہے کہ میں خدا کو مانتا ہوں۔

پس پہلا فرض انسان کا یہ ہے کہ وہ اپنے اس ایمان کو درست کرے جو وہ اللہ تعالےٰ پر رکھتا ہے۔ یعنی اس کو اپنے اعمال سے ثابت کر دکھائے کہ کوئی فعل ایسا اس سے سرزد نہ ہو۔ جو اللہ تعالےٰ کی شان اور اس کے احکام کے خلاف ہو۔"

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

14

—• ربوہ ۳ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل سے کسی قدر ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

—• ربوہ ۳ اخاء حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے آمین اللّٰھم آمین

—• مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ انچارج یوگنڈا (مشرقی افریقہ) کی اہلیہ صاحبہ کو کچھ عرصہ سے دمہ کی تکلیف ہے۔ آجکل تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ مکرم صوفی صاحب نے اپنے متعلق بھی تحریر کیا ہے کہ ان کی صحت بھی کچھ زیادہ اچھی نہیں اور آثار ایسے ہیں کہ دمہ کا خطرہ ہے۔ احباب مکرم صوفی صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت عطا فرمائے آمین۔ (وکالت تبشیر)

—• ربوہ — محترم شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ گزشتہ آٹھ نو ماہ سے بعارضہ کھانسی بہت بیمار ہیں۔ کھانسی اور بلغم کی شدت کی وجہ سے ایک پھیپھڑا بہت کمزور ہو چکا ہے طویل عرصہ ڈاکٹری علاج کرانے کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہوا کمزوری بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

—• مکرم محمد بشیر الدین صاحب بھاگلپوری کو جو ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے آرام ہے۔ آپ البرٹ وکٹر ہسپتال سے جہاں آپ زیر علاج تھے فارغ ہو کر ربوہ واپس آ گئے ہیں۔ ڈاکٹروں نے مزید ایک ماہ تک مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے آپ ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے آپ کی صحت یابی کے لئے دعائیں کیں۔ نیز درخواست کرتے ہیں کہ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

داخلہ کلیۃ الطب ربوہ

کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیۃ میں سال اول کا داخلہ شروع ہے جو ایک ہفتہ تک جاری رہے گا طب سے دلچسپی رکھنے والے طلباء صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک جامعہ احمدیہ میں انٹرویو و داخلہ کے لئے پہنچ جائیں۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر جامعہ سے طلب کریں۔ ہوسٹل کا معقول انتظام ہے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ اخاء ۱۳۴۷ ہش

جنگ اور امن

(۳)

اس طرح یہ نظریاتی جنگ بظاہر ایک دوامی صورت اختیار کرچکی ہے اور اب دنیا میں جنگ و جدل مہذب اقوام کی ذہنیت کا جو ایک لازمی خاصہ بن چکا ہے۔ وہ اسی وجہ سے ہے کہ ارباب دنیا زندگی کے مسائل کو صرف اقتصادی سطح پر حل کرنے پر تُل گئے ہوئے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تمام اقوام ایک سخت تشویش اور اضطراب کے عالم میں بسر کر رہی ہیں۔

اگرچہ دنیا میں اضطراب کی حالت کم و بیش ہمیشہ رہی ہے۔ مگر آج بظاہر وہ اپنے کمال کو پہنچ چکی ہے۔ اور دانشور اس کا حل تلاش کرنے کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پہلی عالمگیر جنگ کے بعد لیگ آف نیشنز کی طرح ڈالی گئی تھی۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ دنیا بحیثیت مجموعی جنگ بازی سے متنفر ہوتی جا رہی ہے۔ اسلام نے ایک ایسی تنظیم کی بنیاد آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے قائم کی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ خود مسلمانوں نے بھی اسلام کی اس تعلیم سے اپنے اندرونی تعلقات میں بھی کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ مجددین کو بھی اس عرصہ میں جاری رکھا ہے۔ خود مسلمان اقوام بھی بڑی حد تک ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ کے گڑھے میں گری رہیں اور اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی مثالیں گو بکثرت ظہور پذیر ہوتی رہیں مگر عوام اور خواص نے مؤثر طور پر اس کا اثر قبول نہ کیا۔

اگر نظام خلافت اس طرح قائم ہو جاتا کہ خلیفہ ہر ملک کی سیاست سے بالا رہتا ہوا مختلف اسلامی ملکوں اور حکومتوں میں اسلامی اصولوں کے مطابق قوانین قائم رکھیں۔ اور ان کو باہم جنگوں سے باز رکھتا رہتا تو آج دنیا میں کوئی نظام بھی اسلامی نظام کا مقابلہ نہ کر سکتا۔ مگر ایسا نہ ہوا اور دوسرے اسلامی اصولوں کی طرح اسلام کا متذکرہ اصول بھی زیر عمل نہ آسکا کم از کم تاریخ میں ہمیں کوئی زمانہ ایسا نہیں ملتا کہ کبھی اسلامی ملک اسلام کے اس اصول پر عمل پیرا تو کیا انہوں نے کبھی ایسا سوچنے کی تکلیف بھی گوارا کی ہو۔

البتہ مسلمانوں میں ایسے حکمران کثرت سے پیدا ہوئے ہیں جو اسلامی عدل و انصاف کا مجسمہ تھے اور زیادہ تر یہ ان درویشوں کے اثر سے ہوا جنہوں نے فیج اعوج کے اس زمانہ میں اسلام کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی اور اس طرح نہ صرف اسلام دنیا سے ناپید ہونے سے بچ گیا بلکہ اس کی تعلیمات گرد و غبار میں بھی گم نہ ہوئیں۔

ہمارا ایمان ہے کہ جو کچھ ہوا ہے۔ الٰہی منشاء کے مطابق ہوا ہے۔ اس زمانہ میں مسلمانوں نے الٰہی منشاء کے مطابق ایک طرف تو سیاسی عروج حاصل کیا اور ان کی حکومت مشرق و مغرب اور شمال و جنوب تک پھیل گئی تو دوسری طرف مسلمان درویشوں نے اسلامی اخلاق کو ساری دنیا میں پھیلا دیا۔ اور اس طرح اسلام کے آخری غلبہ کے لئے دنیا کو تیار کردیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہوتا رہا ہے۔ مگر نفس اسلام میں کوئی بگاڑ پیدا نہیں ہوسکا۔ تعلیمات اسلامیہ میں کسی طرح کی تحریف و تبدیلی نہیں ہوسکی۔ اور یہ آب صفا کا چشمہ گدلا نہیں ہوسکا۔ جیسا کہ محدود المقام اور محدود الوقت ادیان کی تعلیمات پر دائمی پردے پڑ گئے ہیں۔ جن کو اٹھانا اب اسلام کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک کرشمہ ہے گو ہم اس کو سمجھیں یا نہ سمجھیں کہ آج مسلمان ممالک مغربی تہذیب سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اس میں یہ حکمت ہے م

قطعات

توقیرِ آفتاب

مہتاب ہے جو پرتوِ تنویرِ آفتاب
کیا یہ نعوذ باللہ ہے تحقیرِ آفتاب
اے اہلِ علم علم کی توقیر ہے ضرور
یہ تو بدرجہ اولیٰ ہے توقیرِ آفتاب

سجدۂ پنجگانہ

مسیح الزماں نے جو چھیڑا ترانہ
لرزتا ہے تارِ ربابِ زمانہ
مسلماں کی تو یہی ہے ثقافت
حضورِ خدا سجدۂ پنجگانہ

دُعا

تجھے گر کہیں وہ ملا ہی نہیں
وہ دراصل تیرا خدا ہی نہیں
نہ پائے دُعا کا اگر تو جواب
تو ایسی دُعا تو دُعا ہی نہیں

تنویر

م کہ مسلمان یہ دیکھ لیں کہ خدا تعالیٰ کے فعل یعنی کارخانۂ کائنات کے عمل میں اور خدا تعالیٰ کے کلام یعنی قرآن کریم کی تعلیمات میں کوئی تضاد نہیں۔ اگر یورپ یہ مادیاتی ترقی نہ کرتا جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ تو فعل خدا اور حرف خدا کی یکسانی کا علم نہ ہوسکتا۔

اس طویل عرصہ کے دوران مسلمانوں نے علم الادیان میں اتنی ترقی کی ہے۔ کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔ اتنے جید فقیہہ پیدا ہوئے ہیں کہ انہوں نے تعلیمات اسلامیہ کے ہر پہلو کو اجاگر کرکے رکھ دیا ہے۔ دوسری طرف مغربی اقوام مذہبی لحاظ سے گمزور اور توہم پرستی کا شکار رہی ہیں۔ مگر مادیاتی ترقی میں ان کا مقابلہ کوئی قوم نہیں کرسکتی۔ اس کا نتیجہ لازماً یہی ہونا ہے کہ آخرکار دنیا حرف خدا اور فعل خدا میں تطبیق کا عرفان حاصل کرلے گی۔ اور سارے تفرقے مٹ جائیں گے اسی کام کو سرانجام دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں مبعوث کیا ہے۔ جس نے آکر یہ حقیقت واضح کی کہ اسلام کو مغربی نئے علوم سے کوئی خطرہ نہیں ہے بلکہ وہ اسلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں اور یہ دکھلاتے ہیں کہ حقیقی دین اور طبیعاتی علوم میں کوئی تضاد نہیں اس لئے آخرکار وہ جنگ و جدل ختم ہوجائیں گے۔ جو اب تک دنیا کا خاصہ بنے رہے ہیں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے

- اخبار الفضل -

- خود خرید کر پڑھے -

16

سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ ہر زمانہ اور ہر دور کے لئے رحمۃ للعلمین ہیں

(مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور)

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

(ترجمہ) اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(الانبیاء ع ۷)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو "رحمۃ للعلمین" قرار دیا جانا درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صفاتِ الٰہیہ کے مظہر اتم ہونے کی دلیل ہے اللہ تعالےٰ کی صفت

رَبّ الْعٰلَمِيْنَ

جو قرآن مجید کی ابتداء میں ہی سورہ فاتحہ میں بیان ہوئی ہے۔ اس صفتِ الٰہی کی ظلیّت میں انسانِ کامل صلے اللہ علیہ وسلم کو

رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ

قرار دیا گیا ہے تا گزشتہ تمام زمانوں اور آئندہ تمام نسلوں پر آنحضرتؐ کے خاص احسانات کا اندازہ ہو سکے اور نہ صرف تا قیامت یہ دنیا آنحضرتؐ کی ممنونِ احسان رہے بلکہ جس طرح رب العلمین کی صفت میں یہ اشارہ بھی ہے کہ بعد قیامت جو جہان ہو گا اُس میں نئے رنگ میں اللہ تعالےٰ کی خاص صفات عدل، رحم اور احسان اور نیک بندوں پر تجلیات کا ظہور دائمی طور پر ہوتا چلا جائے گا۔ اسی طرح بعد قیامت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود انسانوں کے لئے شفیع قرار دیا گیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم از ابتدائے دنیا یا انتہائے دنیا اور بعد قیامت سب کے لئے "رحمت" ہیں یعنی حضورؐ نے جو کچھ پایا دوسروں کو دے دیا۔ اپنے لئے کچھ نہ چاہا۔ کچھ نہ رکھا۔ کچھ نہ چھوڑا۔ اس پس منظر میں اگر حضورؐ کی نیا منی۔ رحمت اور شفقت کا مطالعہ کیا جائے تو زبان پر بے ساختہ جاری ہو جاتا ہے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

غیر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر بے نفسی اور بے غرضی کا اقرار کرنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ مشہور انگریز مصنف تھامس کارلائل لکھتا ہے:۔

"حضرت محمد کا قلب نہایت صاف شفاف اور ان کے خیالات ہوا و ہوس سے بے لوث تھے۔۔۔ اس روشن چشم، فراخ حوصلہ، کریم النفس معاشرت پسند اور درد بھرے دل والے بادیہ نشین کے خیالات جاہ طلبی سے کوسوں دُور تھے۔ اس شخص کی عظمت میں متانت کی شان نظر آتی تھی۔ اور اس کا شمار ان لوگوں میں تھا جن کا شعار سچائی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ جو فطرتاً بے لوث اور سچے ہوتے ہیں"

("ہیروز اینڈ ہیروز ورشپ")

ایڈورڈ گبن لکھتا ہے:۔

"ہر انصاف پسند یہ یقین کرنے پر مجبور ہے کہ حضرت محمد کی تبلیغ و ہدایت خالص سچائی اور خیر خواہی پر مبنی تھی۔ آپ ظاہری شان و شوکت کو بالکل حقیر سمجھتے تھے"

تبلیغِ اسلام کے ابتدائی ایام میں ہی آنحضرتؐ کی قوم نے آپؐ کو مال و دولت اور خوبصورت بیوی کی پیشکش کی۔ یہاں تک کہ وہ آپؐ کو اپنا بادشاہ تسلیم کرنے پر تیار ہو گئے۔ اس شرط پر کہ آپؐ تبلیغ کرنا چھوڑ دیں لیکن آپؐ نے اس تمام پیشکش کو ٹھکرا دیا اور فرمایا اگر سورج اور چاند بھی میرے دائیں اور بائیں لا کر کھڑے کر دیئے جائیں تو بھی وہ قبول نہیں کروں گا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے سپرد کئے ہوئے کام کو کرتا چلا جاؤں گا۔ غرض آپؐ نے بلا توقف ہر قسم کی دنیوی جاہ و حشمت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

حضورؐ کے الفاظ میں آئندہ زمانہ کے متعلق پیشگوئی بھی مضمر معلوم ہوتی ہے جو واقعات نے اب ظاہر کر دی ہے۔ آج انسان چاند اور دوسرے اجرامِ سماوی پر کمند پھینکنے میں مصروف ہے۔ مادی ترقی و کمال کے اس دَور میں اپنے ماننے والوں اور اپنے نمونہ پر چلنے والوں کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مشعلِ راہ ہے کہ دنیوی ترقی اور دولت و اقبال اور جاہ و حشمت جہاں خدا تعالےٰ کے مقررکردہ فرائض سے ہٹانے کا موجب ہوں وہ ہرگز لائقِ قبول نہیں۔

اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی ملکِ عرب میں اسلام کو فتح بخش دی اور تمام دنیا میں اسلام کی جلد فتح کے مکمل آثار ظاہر ہو گئے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لئے چھوٹی عظمت و شوکت کی کوئی یادگار چھوڑنا گوارا نہ فرمایا اور بوقتِ وفات باربار فرمایا:۔

"خدا بُرا کرے یہود، اور نصاریٰ کا کہ انہوں نے اپنے نبیوں کے مرنے کے بعد اُن کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا"

آخر میں اِلَى الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى اِلَى الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى کہہ کر آپؐ اپنے محبوبِ حقیقی یعنی اللہ تعالےٰ کے حضور پہنچ گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

غرض یہ پسِ منظر کہ آپؐ نے اپنے لئے کچھ نہ چاہا۔ اپنے لئے کچھ نہ رکھا اپنے لئے کچھ نہ چھوڑا۔ آپؐ کو حقیقی رنگ میں

رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ

کے خطاب کا مستحق قرار دیتا ہے۔ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اب یہ عاجز آنحضرتؐ کی صفتِ رحمت کا مختصر ذکر کرتا ہے۔

رحمت گزشتہ لوگوں اور زمانوں کیلئے

آپؐ نے گزشتہ تمام انبیاء اور گزشتہ تمام صداقتوں پر ایمان لانا ضروری قرار دیا۔ آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم کی رُو سے متقی یعنی نیک لوگوں کی علامت یہ ہے:۔

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ۔

(البقرہ ع ۱)

کہ وہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ صداقتوں کو مانتے ہیں تو ساتھ ہی وہ آنحضرتؐ سے قبل نازل ہونے والی تمام سچائیوں پر بھی ایمان لاتے ہیں۔

آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم — یعنی قرآن مجید — میں دوسری جگہ مومنوں کی یہ علامت بیان ہوئی ہے:۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ۔

کہ مومن اللہ تعالےٰ کے تمام رسولوں پر وہ گزشتہ ہوں یا آئندہ بلاتفریق ایمان لاتے ہیں۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کامل تعلیم کا گزشتہ تمام ادوار اور زمانوں کے ساتھ یہ عظیم الشان رحمت کا سلوک ہے کہ اس کامل تعلیم نے ابتدائے دنیا سے لے کر جتنی نیک تحریکیں جاری ہوئیں اور جو جو صداقتیں منظرِ عام پر آئیں ان کی تصدیق کی اور ان کو ماننا اور تسلیم کرنا ضروری قرار دیا۔

رحمت اپنی قوم اور اپنی ظاہری حیات کے زمانہ کے لئے

اللہ تعالےٰ قرآنِ مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی مخاطب قوم اور آنحضرتؐ کی بعثت کے مقاصد کے بارہ میں فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا

مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ - وَاِنْ
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ -
(الجمعہ ع ۱)

(ترجمہ:- وہی خدا ہے جس نے ایک اَن پڑھ قوم کی طرف اُسی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا (جو باوجود اَن پڑھ ہونے کے) اُن کو خدا کے احکام سُناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور اُن کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بُھول میں تھے۔

اِس آیت میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عرب کے باشندوں کی حالت کا نقشہ مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کے الفاظ میں کھینچا ہے۔ اُس وقت تمام دنیا کی کیا حالت تھی؟ اس کے متعلق بھی اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔
ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ۔

غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تاریخ انسانیت میں سب سے زیادہ تاریک زمانہ میں اور سب سے زیادہ گمراہ قوم کو راہِ راست پر لانے کا کام شروع فرمایا اس مقصد کے حصول کے لئے آپ کی انتہائی محنت اور مشقت اور لوگوں کے ہدایت پا جانے کے لئے آپ کی تڑپ کے بارہ میں خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا
مُؤْمِنِيْنَ۔ (الشعراء ع ۱)
(ترجمہ) شاید تُو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مومن ہوتے۔

یعنی آپ نے اپنے آپ کو فنا کے مقام تک پہنچا کر مُردہ روحوں کو نئی زندگی بخشی۔ سخت جاہل اور گمراہ اور آدابِ انسانیت سے انتہائی طور پر گرے ہوئے لوگوں کو بااخلاق انسان اور اس کے بعد باخدا انسان بنا دیا لیکن اس کے بدلہ میں کچھ نہ چاہا بلکہ فرمایا:۔
لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ
اَجْرًا۔
(الانعام ع ۱۰)
مَیں اس کے بدلہ میں تم سے کچھ نہیں مانگتا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔
(باقی)

آہ مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم

(مکرم صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی سکھر)

مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ کو قریب سے دیکھنے کا موقع اس زمانہ میں ملا جبکہ آپ خیرپور ڈویژن میں مربی ہو کر سکھر میں مقیم ہوئے۔

آپ ہندوؤں میں سے آئے تھے اور بوجہ برہمن ہونے کے والدین نے بچپن سے ہی مذہبی تعلیم دلوانے کے لئے ان کو گردکل کانگڑی میں داخل کرا دیا تھا۔ آپ خاکسار کے غریب خانہ پر قریباً چار سال رہے۔

آپ کو بوجہ ہندوؤں میں سے آنے کے اور سنسکرت کا ماہر ہونے کے ہندوؤں میں خاص طور پر تبلیغ کرنے کے لئے مقرر کیا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ نے ہندوؤں سے اچھے تعلقات قائم کئے ان کے میلوں اور تہواروں میں شامل ہوتے۔ بعض ایسے مواقع پر وہ ان سے تقریریں بھی کرواتے۔ آپ نے اچھوتوں میں بھی اچھا کام کیا۔ چنانچہ ننگرپارکر ضلع تھرپارکر میں ان کو اچھی کامیابی ہوئی۔

آپ بڑے عابد تھے اور اکثر راتوں کو بھی نوافل ادا کرتے تھے۔ کبھی کبھی نفلی روزے بھی رکھتے مگر یہ خیال رکھتے کہ گھر والوں کو تکلیف زیادہ نہ ہو۔

آپ بڑے فرض شناس تھے جہاں پہنچنا ضروری ہوتا وہاں تکلیف برداشت کر کے بھی وقت پر پہنچتے۔ آپ عام طور پر ایسی طرز میں گفتگو کرتے جو دوسرے پر اثر کرتی اپنے گذشتہ زمانے کے واقعات جبکہ آپ تقریباً سارے ہندوستان کا دورہ کرتے رہے اکثر سنایا کرتے تھے اور وہ بہت دلچسپ حالات ہوتے تھے۔

آپ بڑے ہمدرد و شفیق تھے۔ دوسرے کے رنج کو اپنا رنج سمجھتے دوسرے کے آرام کو اپنا آرام۔ سکھر میں چونکہ محترم قریشی عبدالرحمان صاحب اور خاکسار سے ان کا بہت قریب کا تعلق رہتا تھا لہٰذا ہم ایک دوسرے کے ساتھ کافی بے تکلف تھے۔ وقف عارضی کی تحریک جاری ہونے پر خاکسار اور مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب جہاں بھی جانے کا حکم ہوتا اکٹھے جاتے۔ چنانچہ پچھلے سال جب ہم کو اوّل مانسہرہ اور بعد میں دانہ جانے کے لئے ارشاد ہوا تو مہاشہ صاحب نے بھی ہمارے ساتھ جانے کے لئے درخواست کر دی جو منظور ہو گئی آپ اس وقف میں ہمارے ساتھ شامل رہے اور بڑی محبت سے ہم نے سارا وقت گزارا۔

اس سال جب ہمیں راولپنڈی جانے کا حکم ملا تو اوّل وہ بھی ہمارے ساتھ شامل تھے مگر بعد میں وہ دوالمیال تشریف لے گئے۔ آپ کو دل کے مرض کی شکایت عرصہ سے تھی اور ہمیشہ اپنا علاج کراتے رہتے تھے۔ چنانچہ سکھر میں قیام کے دوران ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب سے جو سکھر سول ہسپتال کے سول سرجن تھے علاج کراتے رہے بعد میں جب وہ تبدیل ہو کر لاڑکانہ ضلع کے سول ہسپتال میں چلے گئے تو چونکہ لاڑکانہ خیرپور ڈویژن میں شامل ہے لہٰذا جب آپ سلسلہ کے کام سے وہاں جاتے تو ان سے دوا لیتے اور بعض دفعہ خاص علاج کے لئے ہی ان کے پاس چلے جاتے۔ یہی دل کا مرض آخر ان کا جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بڑے علماء میں سے تھے۔ سنسکرت کے ماہر تھے اور باوجود ہندوؤں سے آنے کے مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کر لی تھی۔ مَیں ان کو اکثر کہا کرتا تھا کہ سنسکرت کی تعلیم اپنے نوجوانوں میں رائج کریں مگر افسوس ایسا موقع انکی زندگی میں نہ آسکا۔

آپ کی اچانک موت کا صدمہ ایک بڑا صدمہ ہے اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے بہشتِ بریں میں جگہ عنایت فرمائے۔ اور آپ کے پس ماندگان کو صبرِ جمیل اور نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔
اللہ تعالےٰ سارے خاندان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

اعلان برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۹۶۸ء

انشاء اللہ ہمارا سالانہ اجتماع ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار منعقد ہوگا اس سلسلہ میں بعض ضروری باتیں نوٹ کر لی جائیں:۔

۱- کسی ایسی آنے والی خاتون کو جس کے پاس مقامی لجنہ کی تصدیق نہیں ہوگی لجنہ کے انتظام میں قیام کی اجازت نہیں ملے گی۔ قیام و طعام کا ٹکٹ صرف ان کو ملے گا جن کے پاس مقامی لجنہ کی تصدیق ہو۔ خواہ وہ نمائندہ ہو یا زائرہ یا مقابلہ جات میں حصہ لینے والی۔ ہر لجنہ کی صدر آنے سے قبل اپنے شہر یا گاؤں سے آنے والی نمائندگان۔ زائرات اور مقابلہ میں حصہ لینے والیوں کی تعداد اور پہنچنے کے وقت سے مطلع کریں۔ ربوہ میں پہنچتے ہی پہلے دفتر لجنہ سے ٹکٹ حاصل کیا جائے۔

۲- اس سال ایک انعام اجتماع پر منعقد ہونے والے علمی مقابلہ جات میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والی لجنہ کو بھی دیا جائے گا۔

۳- ناصرات کے مقابلوں کے لئے یہ امر مدنظر رہے کہ گیارہ سال سے زائد عمر کی بچی بڑے گروپ کے مقابلہ جات میں حصہ لے گی اور گیارہ سال سے کم کی چھوٹے گروپ میں۔ اور سولہ سال سے زائد عمر کی لڑکی ناصرات کے مقابلہ جات میں حصہ نہیں لے سکے گی۔

۴- ایک مقابلہ میں ایک سے زائد کو شمولیت کی اجازت نہیں سوائے تحریری مقابلہ جات کے۔

۵- مقابلہ میں شامل ہونے والیوں کو بھی شمولیت کے لئے ٹکٹ حاصل کرنا پڑے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۱۸، ۱۹، ۲۰ اخاء (اکتوبر) کو ربوہ میں ہوگا

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

محترم سید لال شاہ صاحب مرحوم آف آنبہ

مکرم مرزا ظہور احمد صاحب امراز شیخوپورہ

محبی فی اللہ محترم سید لال شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے خاندان بلکہ حضور کی ساری جسمانی و روحانی اولاد کے عاشق صادق تھے۔ اسلام و احمدیت کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ ہزاروں بھولی بھٹکی سعید روحوں کو آپ نے صراط مستقیم دکھایا۔ قریباً نصف صدی تک والہانہ جوش کے ساتھ تبلیغ اسلام کا کامیاب جہاد کرنے کے بعد مشیت ایزدی کے تحت ۲۳ جون ۱۹۶۸ء کو اچانک شام کے چھ بجکر اٹھارہ منٹ پر اپنے پیارے رب کے حضور حاضر ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ستر برس کے لگ بھگ عمر پائی۔ صاحب کشف بزرگ تھے۔ چودہ برس کی عمر میں طالب علمی کے زمانہ میں احمدیت کو قبول کیا۔ نسبی لحاظ سے ضلع گجرات کے ایک گدی نشین خاندان سادات کے چشم و چراغ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بچپن سے ہی ایک سمجھدار اور روشن دماغ عطا فرمایا تھا۔ کمسنی میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی کی معرفت فرستادہ خداوندی کی مقدس آواز کو سنا۔ فطرت سعید تھی۔ صداقت کے دلائل کو پرکھا اور جلد ہی بطیب خاطر قبول کر لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی دنیاوی راحت و آرام اور نوجوانی کے مشاغل کو یکسر ترک کرکے بس اسی کے ہو رہے۔ ع

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری

اپنے رشتہ داروں کی طرف سے دی جانیوالی تمام تکالیف اور ہر قسم کی مخالفت کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ اور مخالفت کی آندھیوں کا ہر تند و تیز جھونکا ان کے دل میں نور صداقت کے لگتے ہوئے پودا کی جڑوں کو مضبوط تر کرنے کا باعث بنا۔ ہزاروں مرید اور خدمت گذار خدا کی خاطر چھوڑ دیئے۔ خاندانی جائیداد پر لات ماری بالآخر مجبور ہو کر وطن بھی چھوڑا۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ سے حضرت شاہ صاحب نے گذر اوقات کے لئے مدرسی کا پیشہ اختیار کیا۔ آپ کو محکمہ تعلیم کی طرف سے ابتداً موضع مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ اور اس کے بعد موضع میراں پور ضلع شیخوپورہ میں بطور مدرس تعینات کیا گیا۔ سروس کے ابتدائی چند سال آپ نے یہاں گذارے درس و تدریس۔ وعظ و نصائح اور تبلیغ و ارشاد کا سلسلہ بھی جاری رہتا تھا گاؤں کے سب مرد و زن خورد و کلاں آپ سے متاثر تھے۔ آپ کی شاگردی اور صحبت میں بیٹھنے والوں میں سے (میرے بھائی جان مولوی محمد امیر صاحب مرحوم و مغفور سمیت) چند نوجوانوں نے جب قبول احمدیت کا اعلان کیا۔ تو مخالفت کا ایک طوفان اٹھا۔ حتیٰ کہ شاہ صاحب کو قتل کرنے کے منصوبے بنتے رہے۔ لیکن سب عزائم کو اللہ تعالیٰ نے خاک میں ملا کر خود اپنے بندوں کی نصرت فرمائی۔ کچھ عرصہ بعد شاہ صاحب کی تبدیلی میراں پور سے صرف پانچ میل پر موضع آنبہ میں ہوئی۔ یہیں سے ریٹائر ہوئے۔ ساری سروس ان دو تین دیہات میں ہی گذار دی۔ سکول کے سالانہ نتائج کے لحاظ سے محترم شاہ صاحب کا سکول سالہا سال تک ضلع بھر میں اوّل آتا۔ افسران تعلیم ہمیشہ آپ سے خوش اور آپ کے مداح رہے۔ سکول کا درسی سبق ہو یا کوئی عام نصیحت یا دینی تربیتی مسئلہ کچھ اس پیارے انداز سے تمثیلات سے سمجھاتے تھے۔ کہ بس سننے والے کے دل میں گھر کر جاتا تھا۔ ملازمت سے فارغ ہوئے۔ تو تقسیم ملک کے بعد منڈی واربرٹن میں رہائش گزیں ہوئے اور تجارت کا شغل اختیار کیا۔ لیکن وقت زیادہ تر جماعتی کاموں میں ہی بسر ہوتا تھا کئی سال سے ضلع شیخوپورہ کے نائب امیر۔ زعیم انصار اللہ اور مقامی جماعت (آنبہ کرمپورہ) کے امیر کے عہدوں پر فائز رہے۔ تینتیس دیہات پر مشتمل اسی مربع میل کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعت کا بہت عمدہ انتظام کیا۔ عام صحت بفضلہ تعالیٰ بڑی اچھی تھی۔ چند سال سے صرف گھٹنوں میں درد رہتا تھا۔ لیکن جماعتی کاموں سے بس عشق ہی تو تھا۔ باہمت انسان تھے۔ جب دیکھو۔ سائیکل پر سفر جاری ہے۔ ایک جمعہ کرمپورہ میں پڑھایا تو اگلے جمعہ آنبہ کالیہ پہنچ رہے ہیں۔ اور تیسرا جمعہ جھنگڑ حاکم والا میں پڑھا رہے ہیں۔ علیٰ ھذا القیاس۔ کون کون سے اوصاف حمیدہ بیان کروں بس ساری عمر احمدیت کا بیج بکھیرتے رہے بہت ہی زاہد و عابد اور دعا گو تھے پیرانہ سالی میں اس قسم کی مستعدی میں اپنی نظیر آپ ہی تھے۔ یہ عاجز بھی حضرت شاہ صاحب مرحوم و مغفور کے ہی لگائے ہوئے روحانی پودا کی ایک شکستہ سی شاخ ہے۔ ہمارا خاندان بھی آپ ہی کے ذریعے نور احمدیت سے منور ہوا جب کہ ۱۹۲۸ء میں میرے برادر اکبر مرحوم و مغفور مولوی محمد امیر صاحب نے حضرت شاہ صاحب کی تبلیغ سے احمدیت کو قبول کیا۔ نصیحت کے رنگ میں ہمیں فرمایا کرتے تھے کہ "عزیزم! احمدیت تم کو ورثہ میں مل گئی ہے۔ اس کی حقیقی قدر تمہارے بھائی کو تھی۔ جس نے اس نور کو محنت و مشقت سے حاصل کیا تھا۔ اور اس کی بڑی بھاری قیمت ادا کی تھی۔" کثرت سے درود شریف کے ورد کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ میری پیدائش پر ۱۹۲۶ء میں شاہ صاحب محترم نے ہی میرا نام رکھا۔ حد درجہ نہایت ہی خلیق۔ ہنس مکھ اور سراپا شفقت بزرگ تھے۔ جب کبھی ملے فوراً گلے لگا لیا۔ ہجرت کے بعد میں بطور درویش قادیان میں مقیم تھا۔ شاہ صاحب سے خط و کتابت تھی۔ ان ایام میں ایک دفعہ آپ نے مجھے خط میں تحریر فرمایا "عزیزم! مجھے جلد جلد خط لکھتے رہا کرو تاہم دور افتادگان کا اس مقدس مقام (قادیان) سے خط و کتابت کا ہی تعلق قائم رہے۔ تمہارے خط سے مجھے زیادہ خوشی اسلئے بھی حاصل ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو فن تحریر کا ملکہ میرے سارے عزیزوں سے بڑھ کر عطا فرمایا ہے۔" میں ان الفاظ کو یاد کرکے ہمیشہ ہی اپنے دل میں ایک فخر محسوس کرتا ہوں۔ گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں ہمارے گھر تشریف لائے۔ باتوں باتوں میں میرے بھائی جان مرحوم کا ذکر ہوا تو فرمانے لگے "میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر مرکز میں قبلہ رو ہو کر یہ سچی شہادت دیتا ہوں کہ میرے ذریعہ بیعت کرنے والے سینکڑوں بلکہ ہزاروں احمدیوں میں سے تمہارا بھائی محمد امیر اخلاص کے لحاظ سے سب سے بلند مقام پر تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔"

حصول ثواب کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے زندگی بھر لوگوں کے ہی کام کرتے رہے۔ حلقۂ احباب بڑا وسیع تھا حسن سیرت کے علاوہ خالق اللہ نے جناب شاہ صاحب کو جسمانی شکل و صورت کے لحاظ سے بھی بڑا بارعب اور باوجاہت چہرہ عطا فرمایا تھا سبحان اللہ حیرت ہوتی تھی۔ کہ دنیاوی درجات کے لحاظ سے ایک معمولی مدرس پنشنر کسی بڑے سے بڑے افسر کے سامنے کبھی کبھی جانے کا موقعہ ملا۔ تو وہ لوگ نادر شخصیت کے باوجود کرسی سے اٹھ کر استقبال کرتے تھے۔ اور ہمیشہ آپ کی شخصیت سے مرعوب ہوتے تھے حالانکہ مرحوم بڑے سادہ لباس میں ہوا کرتے تھے علاقہ کے غیر از جماعت لوگوں میں بھی آپ کو ایک خاص عزت کا مقام حاصل تھا۔ بیمار تو ہوئے ہی نہیں بس چلتے پھرتے ہی چل بسے۔ جس دن وفات ہوئی اُس دن بھی بازار سے سودا سلف خود خرید کر لائے آپ کے اہل خانہ کے بیان کے مطابق اس دن نماز تہجد میں معمول سے زیادہ لمبے سجدے بجا لائے اور سجدات میں بہت زیادہ رقت طاری رہی۔ بار بار یہی آواز آ رہی تھی کہ "میرے مولیٰ! مجھ سے حساب نہ لینا۔ مجھے بغیر حساب بخش دینا" آمین۔ حسب معمول فجر کی نماز گھر میں ہی باجماعت پڑھائی۔ ۹ بجے کے قریب دل کے عارضہ کی تکلیف محسوس فرمائی۔ اپنے فرزند ڈاکٹر سید بشیر احمد صاحب کو بلا بھیجا۔ اُن کے علاج معالجہ سے قدرے افاقہ ہو گیا۔ بس ذرا کمزوری محسوس فرماتے رہے زیادہ تر خاموش لیٹے رہے اور اکثر چشم پُر آب دیکھے گئے۔ نماز عصر کے بعد غسل فرمایا۔ کچھ نصائح بھی فرماتے رہے مغرب کی نماز کے لئے وضو فرمایا۔ چارپائی پر بیٹھے تھے۔ مغرب کی اذان ہو رہی تھی۔ کہ یکدم بیٹھے بیٹھے گردن ایک طرف جھک گئی۔ لٹایا گیا۔ دو معمولی سی ہچکیاں آئیں اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

فوراً ہی جماعتوں کو اطلاعات بھجوائی گئیں۔ رات بھر انتظامات ہوتے رہے ۲۴ جون کو علی الصبح واربرٹن سے تابوت بذریعہ ٹرک ربوہ لے جایا گیا اکثر عزیز و اقارب اور محبین وہاں پہنچ گئے نماز عصر کے بعد نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک کثیر مجمع کے ساتھ پڑھائی حضور نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ ربوہ کے مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوئے۔ تدفین کے بعد مزار پر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ افسوس ہے بروقت اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے خاکسار شاہ صاحب کی تجہیز و تدفین میں شامل نہ ہو سکا مجھے عمر بھر اس کا قلق رہے گا شاہ صاحب کی جسمانی اولاد ہی نہیں بلکہ علاقہ بھر کی ساری احمدی جماعتیں آپ کی اچانک رحلت پر سخت مغموم ہیں۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

کامیاب ہونیوالے طلباء اور طالبات کی خدمت میں مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن طلباء اور طالبات کو بی اے کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے ان کی خدمت میں وکالت مال تحریک جدید دلی مبارکباد عرض کرتی ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ دینی اور دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازے۔ آمین۔

ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ نذرانہ دیا کریں۔"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین و سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں ممالک بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

اطفال الاحمدیہ کا چھبیسواں مرکزی سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے ساتھ مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ اخاء ۱۳۴۵ھش بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

یہ اجتماع احمدی بچوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ لہٰذا اس میں زیادہ سے زیادہ اطفال کو شامل ہونا چاہیئے۔ ناظمین مربیان اطفال ابھی سے اپنی اپنی مجالس کو اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں۔

علمی اور ورزشی مقابلے۔

اجتماع کے دوران مندرجہ ذیل علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوں گے۔ جن کے لئے تیاری ضروری ہے۔

(الف۔) علمی مقابلے: مقابلہ تلاوت۔ حفظ قرآن۔ نظم خوانی۔ تقریر۔ مضمون نویسی۔ اذان۔ بیت بازی۔ معلومات عامہ۔ پیغام رسانی۔ مشاہدہ معائنہ۔ فٹ بال۔ غلیل ہوائی بندوق۔

I۔ تقریر کے لئے حسب ذیل عناوین مقرر کئے گئے ہیں

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بے مثل کردار

(۲) خدا کے پاک بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

(۳) ہم احمدی کیسے بنے

(ب) ورزشی مقابلے۔ سو گز کی دوڑ۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ ثابت قدمی کا مظاہرہ۔ نشانہ غلیل۔ ہوائی بندوق۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ رسہ کشی۔ فٹ بال کبڈی اور جھنڈا جنگ۔

علمی اور صنعتی نمائش۔ اجتماع کے موقعہ پر گذشتہ سالوں کی طرح ایک علمی اور صنعتی نمائش کا بھی انتظام ہوگا۔ جس میں بہترین چارٹ یا دستی کام کرنے والے اطفال اور مجالس کو انعامات دیئے جائیں گے۔ نمائش کی تیاری بھی ابھی سے شروع کر دینی چاہیئے۔

(مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا: میرے دادا جان کریم اللہ خان صاحب موصی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کمزور بھی بہت ہو گئے ہیں۔ احباب و بزرگان جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(رفیق احمد ہزارہ حال راولپنڈی)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی از احباب جماعت احمدیہ لائلپور

جماعت احمدیہ لائلپور کے حسب ذیل احباب کے متعلق مکرم چوہدری احمد الدین صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن لائلپور نے اطلاع دی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے موعودہ عطایا کی سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے انہیں اپنے دینی و دنیوی برکات و انعامات سے متمتع فرمادے اور بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

فہرست درج ذیل ہے:۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

(۲)

۲۴	مکرم عبدالمجید صاحب گورونانک پورہ مسجد فضل			۱۰۰۰—۰۰
۲۵	" عبدالقدیر صاحب دھوبی گھاٹ	"		۲۰۰—۰۰
۲۶	مجلس اطفال الاحمدیہ حلقہ	"		۴۷—۰۰
۲۷	" شیخ عبدالعزیز صاحب	"		۴۰۰—۰۰
۲۸	" میاں غلام احمد سٹینوگرافر	کینال کالونی		۱۰—۰۰
۲۹	محترمہ مبارکہ شوکت اہلیہ چوہدری بشیر احمد ایگزیکٹو انجینئر	"		۳۰۰—۰۰
۳۰	مکرم میاں عبدالسمیع قمر (خورد)	منڈی ایریا		۴۰۰—۰۰
۳۱	" " منجانب والدہ صاحبہ	"		۴۰۰۰—۰۰
۳۲	" فضل کریم	حجام خانہ وال	وعدہ ۱۵/۰	۲۰—۰۰
۳۳	" افتخار احمد صاحب لائٹ انسپکٹر	"		۵۰—۰۰
۳۴	" بشیر احمد میونسپل کمیٹی لائلپور	"		۲۰۰—۰۰
۳۵	" شیخ خالد مسعود سعود } منجانب والدین و برادران	پیپلز کالونی		۱۰۰—۰۰
۳۶	محترمہ فریدہ حبیبی بنت عبدالرشید بھٹی	"		۱۰۰—۰۰
۳۷	مکرم شیخ مبشر احمد صاحب ابن بابو عبدالمجید صاحب انبالوی			۵۰—۰۰
۳۸	" بابو عبدالمجید صاحب انبالوی	"		۱۰۰—۰۰
۳۹	" ہاجرہ بیگم بنت بابو عبدالمجید	"		۵۰—۰۰
۴۰	اہلیہ " "	"		۶۰—۰۰
۴۱	" ڈاکٹر ممتاز احمد ڈینٹسٹ	"		۱۰۰—۰۰
۴۲	" ڈاکٹر بشارت احمد صاحب A.D.H.S	"		۵۰—۰۰
۴۳	ہمہ محمد شریف صاحب مرحوم	جناح کالونی		۵—۰۰
۴۴	محترمہ بیگم قریشی بشیر احمد صاحب	"		۱۰۰—۰۰
۴۵	مکرم سید بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ	طارق آباد		۲۵—۰۰
۴۶	" ملک محمد مقبول صاحب بجلی والے	"		۷۰—۰۰
۴۷	محترمہ والدہ محمد اقبال صاحب	"		۴۰—۰۰
۴۸	مکرم قریشی مسعود احمد ناصر صاحب	غلام محمد آباد		۲۵۰—۰۰
۴۹	" ریاض احمد صاحب	گلبرگ		۱۰۰—۰۰
۵۰	" چوہدری رشید احمد صاحب بیٹیفول ایریا			۱۰۰—۰۰
۵۱	" ڈاکٹر احمد غلام محمد صاحب	کینال کالونی		۳۰۰—۰۰
۵۲	" فضل الحق صاحب	منصور آباد		۶۳—۱۱
۵۳	" بشیر احمد	"		۱۰—۰۰
۵۴	" محمد حنیف بٹ	"		۱۰—۰۰
۵۵	" محمد رفیق صاحب بذریعہ محمد حنیف بٹ	"		۳۰—۰۰
۵۶	" سید تفضل حسین شاہ صاحب	"		۵۰۰—۰۰
۵۷	" محمد ابراہیم	کریم نگر		۱۰۰۰—۰۰
۵۸	" مشتاق احمد صاحب ابن چوہدری محمد شفیع صاحب کھرڑیانوالہ			۱۰۰—۰۰
۵۹	" عبدالواحد صاحب باجوہ آف	ڈیرہ جنوبی سرگودہا		۱۰۰—۰۰
۶۰	" میر عبدالمجید صاحب D.S.P	مسجد فضل		۱۰۰—۰۰
۶۱	" میر نصیر الدین صاحب	"		۲۰۰—۰۰
۶۲	محترمہ آمنہ بی بی بنت میراں بخش	"		۵—۰۰

فریضۂ زکوٰۃ

۱۴

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زکوٰۃ کے بارہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"زکوٰۃ کیا ہے یوخذ من الاغنیاء و یرد الی الفقراء۔ امراء سے لے کر غرباء کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی ہے۔ اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر یہ فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی تو انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی مدد کی جائے۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ اگر ہمسایہ فاقہ مرتا ہو تو پرواہ نہیں اپنے عیش و آرام سے کام ہے۔ جو بات خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے میں اس کے بیان کرنے سے رک نہیں سکتا۔ انسان میں ہمدردی اعلیٰ درجہ کا جوہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ یعنی تم ہرگز ہرگز اس نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی پیاری چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ یہ طریق اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا نہیں کہ مثلاً کسی ہندو کی گائے بیمار ہو جائے اور وہ کہے اچھا اسے منس دیتے ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ باسی اور سڑی لسی روٹیاں جو کسی کام نہیں آ سکتی ہیں فقیروں کو دے دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے خیرات کر دی ہے۔ ایسی باتیں اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں ہیں اور نہ ایسی خیرات مقبول ہو سکتی ہے وہ تو صاف طور پر کہتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ حقیقت میں کوئی نیکی نیکی نہیں ہو سکتی جب تک اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے دین کی اشاعت اور اس کی مخلوق کی ہمدردی کے لئے خرچ نہ کرو۔"

(از فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص۱۶۷)

عہدیداران مال کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ صاحب نصاب احباب کو ادائیگی زکوٰۃ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں۔

(نائب ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تعمیر ہال کے علاوہ سو فیصدی ادائیگی کرنیوالی مجالس خدام الاحمدیہ

حسب ذیل ۳۳ مجالس خدام الاحمدیہ نے اپنا بجٹ سال رواں ماہوار چندہ مجلس بعد چندہ اجتماع سالانہ) ۳۱۔ اگست ۱۹۶۸ء (۱۳۴۷ ہش) تک سو فیصدی مرکز کو ادا کر دیا ہے۔ البتہ ان کے ذمہ تعمیر ہال کا بقایا واجب الادا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مجالس کو جزائے خیر سے نوازے۔ اور بقایا بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نام مجلس مع ضلع			نام مجلس مع ضلع		
گجرات	ضلع	گجرات	گوجرہ	ضلع	لائل پور
کڑیانوالہ	،	گجرات	چک ۳۶۷ ج ب		،
چک ۹۸ شمالی	،	سرگودہا	چک ۲۷۵ ر ب		،
بھائی امید علی درک		،	چک ۹۶ ج ب		،
سٹھالٹوانہ	،	،	چک ۳۳۲ ج ب		،
چک ۸۷ ش	،	،	چک ۱۶۱ مراد	،	بہاول پور
شاہ پور صدر	،	،	چک ۱۹۲ مراد	،	بہاول پور
چک ۵۰ ج ب	،	لائل پور	چک ۸ نہر فتح	،	،
چک ۱۹۴ ر ب	،	،	بہاول نگر	،	بہاول نگر
ٹوبہ ٹیک سنگھ	،	،	چک ۱۲۵	،	بہاول پور

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کہیں دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے۔ وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تا کہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور وہ آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

قواعد انتخاب نمائندگان شوریٰ خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع کے موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ اخاء کو مجلس خدام الاحمدیہ کی شوریٰ منعقد ہوگی۔ مجالس مندرجہ ذیل قواعد کی روشنی میں شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔

۱۔ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔

۲۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کا رکن ہوگا۔ لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا جس کا کہ مجلس کو حق ہوگا۔ اگر قائد مجلس خود شوریٰ کے اجلاس میں شامل نہ ہو رہا ہو تو پھر متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ قائد مجلس اپنی جگہ کسی کو نامزد نہیں کر سکے گا۔

۳۔ کوئی خادم جو بقایا دار ہو شوریٰ کا ممبر نہیں ہو سکے گا۔ ہر وہ خادم بقایا دار متصور ہوگا جس کے ذمہ تین ماہ یا زائد کا بقایا ہوگا۔ اور جو بقایا وہاں پر بھی ادا نہیں کر سکا سوائے اس کے کہ اس نے حکمہ متعلقہ سے اجازت لے لی ہو۔

۴۔ نمائندگان جب اجتماع پر تشریف لائیں تو اپنے ہمراہ مقامی قائد کی تصدیقی چٹھی ضرور لائیں جس میں اس بات کی وضاحت ہو کہ نمائندہ مذکور کو مجلس عاملہ نے منتخب کیا ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نام مجلس مع ضلع			نام مجلس مع ضلع		
بستی فقیر پور	ضلع	بہاول نگر	چک ۱۲۳ - این پی	ضلع	رحیم یار خان
چک ۱۶۸ مراد		،	کوٹ کرم بخش	،	سیالکوٹ
چک ۲۲۳/۹ آر		،	سکھو بھٹی	،	،
چک ۱۶۹/۷ آر		،	چک چھٹہ	،	گوجرانوالہ
چک ۲۲۷/ایچ آر		،	آدم پورہ	،	شیخوپورہ
چک ۴۷ پی	ضلع	رحیم یار خان	۳۶۳/E.B	،	ساہیوال
چک ۷۲ - این پی		،			

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دجام عشق مشہور معروف نسخہ! پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر علاج قیمت مکمل کورس ایک ماہ ۶۰ گولیاں ۲۰ روپے ، تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

واقفین وقف عارضی سے چند ضروری گزارشات

۱- آپ جب وقف عارضی کا فارم پُر کریں تو تاریخ وقف اچھی طرح سوچ کر تحریر فرمایا کریں تا آپ دفتر کی طرف سے اطلاع آنے پر مقررہ جماعت میں بروقت جا سکیں۔

۲- وقف کی روح یہ ہے کہ جب خود آپ کے مقرر کردہ وقت میں آپ کو بھجوایا جائے تو آپ بعد شوق فریضہ وقف ادا فرمائیں معمولی معمولی عذرات پیش نہ کریں۔ مثلاً یہ کہنا کہ مجھے آج کل کام ہے صحیح عذر نہیں۔ کام تو زندگی بھر رہتے ہیں ہاں اگر رخصت نہ مل سکے یا خدانخواستہ بیماری وغیرہ کا غیر اختیاری عذر ہو تو پھر التواء کی درخواست کرنے میں ہرج نہیں۔

۳- ہر وفد کا ایک نمبر مقرر ہوتا ہے جملہ واقفین اپنی تمام چٹھیوں اور رپورٹوں میں اس وفد نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

۴- کم از کم عرصہ وقف دو ہفتے ہوتا ہے جس جماعت میں کوئی واقف مقرر کیا جائے اسے اس جماعت میں دو ہفتے گزارنے چاہئیں۔ پہنچنے کا وقت دوپہر سے قبل ہو تو وہ دن بھی شمار ہو جائے گا۔

۵- واقفین پر واضح رہے کہ وہ مسافر نہیں ہوتے دو ہفتے قیام پر حکم یہی ہے کہ نماز پوری پڑھی جائے قصر نہ کی جائے۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ پاکستان)

نظارت اصلاح وارشاد کی لائبریریوں کے متعلق ضروری اعلان

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں برائے اطلاع اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت اصلاح وارشاد کے ماتحت لائبریریوں کو کتب کی فراہمی کے لئے یہ نیا طریق کار وضع کیا گیا ہے کہ سلسلہ کی کتب لائبریریوں کو نصف قیمت پر مہیا کی جا سکیں گی۔ نئی لائبریریوں کے قیام کے لئے بھی یہی شرط ہوگی کہ جتنی کتب لائبریری کے لئے خریدی جائیں گی۔ ان کی نصف قیمت وصول کی جائے گی۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

تحقیق عارفانہ

ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق پروفیسر گورنمنٹ کالج کیمبل پور نے سلسلہ کے خلاف ایک کتاب حرف محرمانہ کے نام سے تصنیف کرکے کثرت سے شائع کی ہے۔

مکرم محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری ناظر اصلاح وارشاد نے اس کتاب کا تفصیلی جواب رقم فرمایا ہے جس میں برق صاحب کی مزعومہ ہمہ دانی کا پردہ چاک کیا گیا ہے اور ان کے جملہ اعتراضات کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔ ہر احمدی کے لئے اس کتاب کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔ (قیمت پانچ روپے)

(شعبہ نشر واشاعت نظارت اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر ملتان کو لیبر اینڈ میٹریل کے لئے بذریعہ کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۶ء جنرل بشمول تمام اضافہ جات ذرمیان مجریہ بعد اشاعت کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس پر مبنی فی صد زمین کے سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں ٹینڈر دستاویزات اور دیگر متعلقہ کاغذات کام کے دنوں میں صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک ورکس اکاؤنٹس سیکشن برانچ میں دیکھے اور خریدے جا سکتے ہیں ٹینڈر ۲ر نومبر ۱۹۶۸ء کو دن کے ایک بجے تک وصول کئے جائیں گے۔ اور اسی دن کھولے جائیں گے شاہدرہ ناروال سیکشن پر درجہ خاص کی "ڈی۔ کے" سے "بی" کلاس سٹیشن میں تبدیلی کے سلسلے میں تعمیری کام انجام دہ ورکنگ اسٹیمیٹ نمبر ۸ پی سال ۶۸-۱۹۶۷ء تخمینہ -/۱۲۳۵۰۰ روپے زرضمانت -/۲۵۰۰ روپے اور مدت تکمیل ۶ ماہ ہے۔

IAF(L)2772

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صوبائی وزیر تعلیم خان محمد علی خان کی تقریر

لاہور ۳ر اکتوبر۔ صوبائی وزیر تعلیم خان محمد علی خان نے کل یہاں دس سالہ جشن ترقی کے سلسلے میں تعلیمی ہفتہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ صدر ایوب کے دس سالہ دور حکومت میں پاکستان نے ہمہ گیر ترقی کی ہے۔ جس کی مثال ہماری تاریخ میں نہیں ملتی۔ انہوں نے بتایا کہ صدر مملکت نے عوام کی تعلیمی حالت کو سدھارنے میں ذاتی دلچسپی لی اور سائنسی و فنی تعلیم کو فروغ دیا ہے انہوں نے یہ بات کل اسمبلی چیمبرز میں طلباء کے مارچ پاسٹ کے معائنہ کے موقع پر ڈائریکٹر تعلیم کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہی۔ خان محمد علی خان نے کہا کہ ملک کے تعلیمی نظام میں معتدبہ اصلاحات نافذ کی ہیں۔ اور اس کو اسلامی بنیادوں پر استوار کیا ہے۔ سکولوں میں قرآن حکیم کی تدریس کو لازمی قرار دیا گیا ہے اور اسلامی تعلیمات کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان کو ترقی پذیر ملکوں کی صف میں شامل کرنے کے لئے سائنسی اور فنی تعلیم کو فروغ دیا جا رہا ہے اور سائنسی و فنی تعلیم لاتعداد ادارے قائم کئے گئے ہیں

امریکہ نے روسی تجاویز مسترد کر دیں۔

نیویارک ۳ر۔ امریکہ اور اسرائیل نے مشرق وسطیٰ کا بحران حل کرنے کے سلسلہ میں روس کی نئی تجاویز کو ناقابل عمل گردانا ہے جن میں کہا گیا ہے کہ چار بڑی طاقتیں مشرق وسطیٰ میں جنگ نہ ہونے کی ضمانت دیں۔ نیویارک کے سیاسی مبصرین نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک اور اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر ابا ایبان کے درمیان بات چیت پر اظہار خیال کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ مسٹر ڈین رسک نے کل اقوام متحدہ کے مشرق وسطیٰ میں نمائندہ امن کے ایلچی مسٹر گنرجارنگ سے بھی ملاقات کی

نیویارک کی اطلاع کے مطابق امریکی وزیر خارجہ ڈین رسک اور اسرائیلی وزیر خارجہ ابا ایبان کے درمیان مشرق وسطیٰ کے بحران کو حل کرنے کے سوال پر بات چیت ہوئی۔ اور دونوں نے مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورت حال کا جائزہ بھی لیا۔ ڈین رسک نے کل اردن کے وزیر خارجہ عبد المنعم رفاعی سے بھی ملاقات کی۔

چین کو روس کی مبارکباد

ماسکو ۳ر اکتوبر۔ روس نے عوامی جمہوریہ چین کو اس کی آزادی کی ۱۹ ویں سالگرہ کے موقع پر مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے پیغام میں کہا گیا ہے کہ سوویٹ یونین نے اشتراکیت کی تعمیر میں ہمیشہ چین کو برادرانہ مدد دی ہے۔ سوویٹ یونین آئندہ بھی ایسی پالیسی پر عمل کرے گا۔ جس سے چین ترقی کرے، اور دونوں ملکوں کے عوام کے دوستانہ تعلقات قائم ہوں۔

اٹک کے علاقہ میں تیل مل گیا۔

راولپنڈی ۳ر اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اٹک کے علاقہ میں ایک کنوئیں سے تیل نکل آیا ہے یہاں سے روزانہ اڑھائی سو سے پانچ سو بیرل تیل نکلے گا۔ کنواں ساڑھے بارہ ہزار فٹ گہرا ہے۔

امریکی سائنس دان ۱۰ر اکتوبر کو کراچی پہنچ رہے ہیں۔

کراچی ۳ر اکتوبر۔ دو امریکی سائنسدان پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے ساتھ ہونے والے معاہدے کے تحت دونوں ممالک کے درمیان سائنسی وفود کے تبادلوں کا پروگرام بنانے کے لئے ۱۰ر اکتوبر کو یہاں پہنچیں گے۔ دونوں سائنسدان ڈاکٹر ایچ ڈبلیو تیمٹ اور ڈاکٹر ایم کے وکلسن جو امریکہ کی نیشنل لیبارٹری سے تعلق رکھتے ہیں پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے حکام سے اس مسئلہ پر بات چیت کریں گے۔

گشتی بنکوں کی سکیم پر عمل درآمد شروع ہو گیا

صدر ایوب کی ہدایت پر پاکستان کے چار ممتاز بنکوں نے دیہی علاقوں میں گشتی بنکوں کی سکیم پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے توقع ہے کہ اس ماہ کے آخر تک یہ سکیم پوری طرح نافذ ہو جائے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴